20712 ـ کام کاج کی بنا پر نماز بروقت ادا نہیں کرسکتا لہذا کیا کرے ؟

سوال

میں اسٹریلیا میں رہائش پذیر اور فاسٹ فوڈ ہوٹل میں ملازم ہوں جہاں اکثر اشیاء چکن سے تیار کردہ ہیں، ہفتہ میں تین روز کام کرتا ہوں اور روزانہ مسلسل تین سے چار گھنٹے ڈیوٹی ہوتی ہے (یعنی پانچ گھنٹوں کے کام میں اسے آرام نہیں ملتا) دن چھوٹا اور نماز کے اوقات میں اختلاف کی بنا پر بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ میں نماز ادا نہیں کر سکتا، الا یہ کہ ڈیوٹی سے قبل یا بعد میں عصر اور مغرب کی نماز جمع کر لوں، فی الحال تو میری کوئی نماز نہیں رہتی کیونکہ ڈیوٹی اور نماز کے اوقات میں کوئی تعارض نہیں، میری گزارش ہے کہ میری اس پریشانی کا کوئی حل نکالیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال نمبر (21958) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ کام کاج کی بنا پر نماز وقت سے تاخیر کرنی جائز نہیں، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائینگی، اس ارادے سے کہ اللہ تعالی انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرمائے، بلکہ اپنے فضل سے کچھ اور زیادہ عطا فرمائے، اللہ تعالی جسے چاہے بغیر حساب کے روزیاں عطا فرماتا ہے النور (37 ـ 38).

چنانچہ آپ کو چاہیے کہ اپنے کام کاج کے اوقات میں منظم کریں تا کہ وہ نماز کی ادائیگی کے معارض نہ ہو، اور اس سلسلے میں اپنے آفس کے ساتھ اتفاق کریں اور اس کا مناسب حل تلاش کریں، چاہے اس میں آپ کو مشکل اور مشقت بھی ہو مثلا ڈیوٹی کا وقت زیادہ کر لیں.

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اوقات میں نماز کی ادائیگی کی حرص اور اس کی پابندی کے باعث جو کچھ آپ کے دل میں ہے وہ ایمان کی زیادتی ہے، اس کی پابندی سے آپ کو اس میں آنے والی مشقت کا نعم البدل اور عوض دے گی،

بلکہ ان شاء اللہ یہ مشقت لذت میں بدل جائیگی، کیونکہ آپ نے یہ مشقت اللہ تعالی کی راہ اور اس کی رضامندی کے حصول کے لیے اٹھائی ہے.

دوم:

سائل اس پر قابل ستائش ہے کہ جب اس کی نماز ضائع ہو جائے یا وہ اسے بے وقت ادا کرے تو اسے غم و حزن لاحق ہو جاتا ہے، مومن ہونا بھی اسی طرح چاہیے کہ اگر اس کا کوئی عمل صالحہ رہ جائے تو وہ اس پر غمزدہ ہو، لیکن واجب یہ ہے کہ یہ غم و حزن اس کے عمل کی تصیحیح کا باعث ہو اور اس میں کمی و کوتاہی کے خاتمہ اور اجتناب کا سبب بنے، لیکن دل میں صرف غم و حزن ہو اور نمازیں ضائع ہوتی رہیں اور اعمال برے ہوتے رہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے.

سوم:

آپ کا یہ کہنا کہ: آپ ڈیوٹی شروع ہونے سے قبل یا بعد میں نماز عصر اور مغرب جمع کرتے ہیں "

میرے بھائی آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ شریعت میں جن نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے وہ ظہر اور عصر، اور ومغرب و عشاء کی نمازیں ہیں، انہیں جمع کرنا تو شریعت سے ثاتب ہے، لیکن نماز عصر کو مغرب کے ساتھ جمع کرنا شریعت سے ثابت نہیں اور نہ ہی ایسا کرنا صحیح ہے، اور نہ ہی علماء کرام میں سے کسی نے ایسا کرنے کا کہنا ہے.

لہذا غروب آفتاب کے بعد عصر اور مغرب کی جو نمازیں جمع کر کے ادا کی گئی ہیں، نماز عصر کو وقت سے تاخیر کر کے ادا کرنے میں اللہ تعالی سے توبہ کرنی ضروری ہے، اور اس کے ساتھ آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم بھی کرنا ہو گا.

اور عصر اورمغرب کی جو نمازیں مغرب کی نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل (یعنی غروب آفتاب سے قبل) جمع کی گئی ہیں ان کے متعلق آپ کو علم ہونا چاہیے کہ وقت سے قبل نماز ادا کرنا صحیح نہیں ہے، چنانچہ آپ کی مغرب کی نماز صحیح نہیں، اس بنا پر آپ وقت سے قبل ادا کردہ مغرب کی نمازیں شمار کریں، اور اس کی تعداد معلوم کرنے کی کوشش کریں، اور اپنے دین اور نفس میں احتیاط کریں، اور شک کے وقت آپ زیادہ تعداد کو لے کر ان نمازوں کی قضاء کریں، اور ایسا کرنے میں بقدر استطاعت جتنی جلدی ہو کرلیں.

چہارم:

آپ کو چاہیے کہ اس مشکل کو حل کرنے میں سنجیدگی سے کام لیں، یہ معاملہ دس منٹ سے زیادہ وقت نہیں لیتا،

یعنی آپ دس منٹ میں نماز ادا کر سکتے ہیں، چنانچہ آپ کمپنی کے ساتھ طے کرلیں کہ ان دس منٹوں کے بدلے ڈیوٹی سے قبل یا بعد آپ ڈیوٹی سرانجام دینگے، اور پھر اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ آپ دس منٹ کی اجازت مانگیں اور اجازت نہ ملے، آپ بیت الخلاء جانا چاہیں تو وہ آپ کو منع نہیں کرینگے حالانکہ اس میں دس منٹ یا اس سے بھی زیادہ وقت صرف ہو سکتا ہے.

اور پھر آپ کے ملك میں ایسے قوانین بھی ہونگے جو اقلیات کو اپنے دینی معاملات اور شعائر پر عمل کرنے کا حق دیتے ہونگے، اور کمپنیوں کے مالکوں پر اپنے ملازمین کے دین کا احترام لازم کرتے ہونگے، ایسے قوانین ہو سکتے ہیں جن کے ساتھ آپ اپنے حق کا مطالبہ کرسکیں.

اور اگر آپ کے لیے سب راستے تنگ ہوں اور کمپنی والوں کے ساتھ یہ مشکل حل نہ ہو سکے تو آپ کوئی اور کام تلاش کریں جو آپ کی نماز کے اوقات کے ساتھ تعارض نہ رکھے، اور اگر آپ ایسا کوئی کام نہ حاصل کر سکیں اور آپ کے لیے موجودہ ملازمت ترك کرنے میں کوئی ضرر اور نقصان ہو تو امید کی جاتی ہے کہ اس ضرورت کی بنا پر آپ کے لیے نمازیں جمع کرنا جائز ہونگی، اور ان شاء اللہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں.

چنانچہ آپ ظہر اور عصر یا تو جمع تقدیم یا پھر جمع تاخیر کر کے ادا کرلیں، یا مغرب اور عشاء جمع تقدیم یا تاخیر کے ساتھ نمازیں ادا کریں، جس طرح آپ کے لیے آسانی ہو.

جمع تقدیم یہ ہے کہ دونوں نمازیں اس طرح جمع کر کے ادا کی جائیں کہ ان میں سے پہلی نماز اس کے وقت میں ادا ہو.

اور جمع تاخیر یہ ہے کہ دونوں نمازیں اس طرح جمع ہوں کہ دوسری نماز اس کے وقت میں ادا کی جائے.

اللہ تعالی سے ہماری دعاء ہے کہ ہمیں دین کی سمجھ اور اچھے قول و عمل کی توفیق نصب فرمائے، اور آپ کے معاملات میں آسانی پیدا کرے.

واللہ اعلم .